السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلامی معاشروں میں بسا اوقات اس مفہوم کے لیے کہ یہ معاشرے اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل پیرا ہیں، اس طرح کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں کہ ''اسلامی رسم و رواج کے ساتھ چلتے ہوئے۔'' بعض معاصر علماء اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا جائز نہیں سمجھتے کیونکہ اسلام تو عادات و تقالید اور رسم و رواج کے خلاف ہے۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ الفاظ دشمنان اسلام کی طرف سے پھیلائے ہوئے ہیں، جب کہ کچھ اہل علم کی یہ رائے ہے کہ ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلم سر تسلیم خم کیے ہوئے ہے اس حکم کے سامنے جو اس کے رب نے اسے دیا یا اس کے رسول ﷺ نے اسے دیا ہے، ایک اچھا مسلمان اس کے سوا کسی اور طرف نہیں دیکھتا۔ عبادت سے مقصود بھی یہی ہے۔ امید ہے آپ دلائل کے ساتھ راہنمائی فرمائیں گے بلکہ اسطرح کے الفاظ استعمال کرنا جائز ہیں یا ناجائز؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام عادات و تقالید اور رسم و رواج کا نام نہیں ہے بلکہ یہ تو اس وحی کا نام ہے، جسے اللہ تعالی نے اپنے رسول کی طرف بھیجا اور جسے اپنی کتابوں کی صورت میں نازل فرمایا۔ جب مسلمان اسے اختیار کر لیں اور اس کے مطابق عمل کو اپنا شعار بنا لیں تو یہ ان کا اخلاق و کردار بن جاتا ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کوئی ایسا نظام نہیں ہے جو رسم و رواج سے تشکیل پاتا ہو بلکہ یہ تو اللہ تعالی اور اس کے رسولوں کے ساتھ ایمان لانے اور اسلامی شریعت کے دیگر تمام اصولوں کے ماننے کا نام ہے۔ لیکن غیر شعوری طور پر ان کے ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات و جرائد میں ایسے الفاظ عام استعمال ہو رہے ہیں، جن کے بارے میں سوال کیا گیا ہے کہ ''اسلامی عادات و تقالید کے ساتھ چلتے ہوئے''، مسلمان ان الفاظ کو حسن نیت ہی سے استعمال کرتے ہیں اور ان کا مقصد اس سے دین اسلام اور اس کے احکام کی اطاعت و پابندی ہوتا ہے۔ یہ مقصد بلا شبہ نیک اور قابل ستائش ہے لیکن انہیں چاہیے کہ اپنے مقصد کے اظہار کے لیے ایسی عبارت استعمال کریں، جو واضح ہو اور جس سے معلوم ہو کہ اسلام ایسی تقلید و رسوم کا نام نہیں ہے، جن کو ہم نے اپنے مسلمان اسلاف سے روثہ میں پایا ہے، اسے لیے ہم انہیں اختیار کیے ہوئے ہیں۔ لہذا مذکورہ بالا الفاظ کی بجائے اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے چاہییں کہ ''اسلامی شریعت اور اس کے عادلانہ احکام کے مطابق چلتے ہوئے'' یاد رہے! مسلمان کے لیے صرف یہی بات کافی نہیں ہے کہ اس کی نیت اچھی ہو بلکہ اس کے لیے عبارت بھی صحیح اور واضح استعمال کرنی چاہیے لہذا مسلمان کو کوئی ایسی عبارت استعمال نہیں کرنی چاہیے جس سے یہ شبہ اور وہم ہو کہ اسلامی شریعت رسم و رواج کا نام ہے۔ حسن نیت کی وجہ سے الفاظ کی اس قسم کی لغزشوں کو معاف نہیں کیا جا سکتا، جب کہ وہ ایسا طریقہ اختیار کر سکتا اور زبان سے ایسے الفاظ ادا کر سکتا ہے، جو اس طرح کے شکوک و شبہات اور اوہام سے پاک ہوں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص503

محدث فتویٰ